سوال

ایک شخص نے اپنی بیوی کو" تمہیں طلاق "کہا اور ساس کو کہا کہ تمہاری بیٹی کو طلاق ، اور جب سسر آیا تو اسے بھی کہا آپ کی بیٹی کو طلاق ، پھر خاوند نے بیوی سے رجوع کرنا چاہا تو کیا یہ ایک طلاق ہوگی یا تین طلاق ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

جب آدمی اپنی بیوی کو کہے : " تمہیں طلاق " تو یہ ایک طلاق ہو جائیگی ، اور اگر اس نے دوبارہ اس کی ماں کو کہا کہ آپ کی بیٹی کو طلاق اور پھر بیوی کو باپ کو کہا کہ آپ کی بیٹی کو طلاق تو اس میں تفصیل ہوگی :

1 اگر اس سے خاوند نے پہلی طلاق کی تاکید چاہی یا پھر صرف ماں اور باپ کو طلاق کی خبر دینا چاہی اور دوبارہ طلاق کا ارادہ نہ کیا تو دوسری اور تیسری مرتبہ سے طلاق واقع نہیں ہوگی ، بلکہ یہ ایک ہی طلاق ہوگی ، اس لیے اگر تو یہ پہلی طلاق ہو تو عدت کے اندر اندر اسے رجوع کا حق حاصل ہے

2 اور اگر وہ پہلی کے علاوہ دوسری طلاق کا ارادہ کرے اور بیوی ابھی عدت میں ہو تو اس میں فقہاء کا اختلاف ہے

جمہور کے ہاں یہ طلاق واقع ہو جائیگی ؛ کیونکہ طلاق رجعی کی عدت گزارنے والی بیوی کے حکم میں ہوتی ہے ، اس لیے اسے طلاق ملحق ہوگی

الموسوعة الفقهية میں درج ہے :

"جمہور فقہاء احناف مالکیہ اور شافعیہ اور حنابلہ کے یہی مذہب ہے کے ہاں طلاق رجعی والی عورت کی عدت میں طلاق ہو جائیگی ، حتی کہ اگر کوئی شخص اپنی مدخولہ بیوی سے کہے کہ تمہیں طلاق ، اور پھر اس کی عدت میں اسے دوسری طلاق دیتے ہوئے تمہیں طلاق کہا تو یہ دو طلاقیں ہونگی ، جب وہ پہلی طلاق کی تاکید نہ چاہتا ہو ، اور اگر وہ اس پہلی طلاق کی تاکید کرنا چاہتا ہے تو پھر دوسری طلاق واقع نہیں ہوگی " انتہی

دیکھیں : الموسوعة الفقهية (12/29).

اہل علم کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ دوسری طلاق واقع نہیں ہوگی ؛ کیونکہ طلاق اس وقت ہوتی ہے جب اس کے درمیان رجوع یا عقد ہو

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی اسے ہی اختیار کیا اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اسے ہی راجح قرار دیا ہے

دیکھیں : الشرح الممتع (100/13).

اس بنا پر جب خاوند نے دوسری اور تیسری طلاق کے الفاظ پہلی طلاق کی عدت میں بولے ہیں جس میں اس نے اپنی بیوی سے رجوع نہیں کیا تو صرف پہلی طلاق واقع ہوئی ہے اور کوئی نہیں ، اور اسے عدت کے اندر اندر رجوع کرنے کا حق حاصل ہے

واللہ اعلم .